غامدی صاحب کل تک قرآن سے چہرے کا پردہ ثابت کرتے تھے

ابھی تیرا بخت ہے اوج پر کہ ہوا غبار کے ساتھ ہے

عالم مغرب کے شیخ الاسلام جناب جاوید غامدی آج کل ہر محفل کا موضوع ہیں۔ امین احسن اصلاحی، جماعت اسلامی، اعلام، دانش سرا اور اسلامی نظریاتی کونسل تک ان کا سفر ارتقاء در ارتقاء کا سفر ہے جس کے نتیجے میں قرآن، سنت، حدیث، لغت، سب میں مسلسل ارتقاء ہو رہا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ ٹاور پر حملے سے پہلے تک غامدی صاحب قرآن مجید سے ثابت کرتے تھے کہ ''خواتین کے چہرے کا پردہ گھر اور محفوظ مقامات میں نہیں جبکہ گلی، بازار اور غیر محفوظ مقامات پر ہے'' رجم کی سزا قرآن سے ثابت ہے، اسلام میں مرد عورت کے آزادانہ اختلاط کی اجازت نہیں۔ مسلمان خاتون کسی بھی غیر مسلم مرد سے شادی نہیں کر سکتی خواہ وہ اہل کتاب ہو یا غیر اہل کتاب لیکن نظریہ ارتقاء کے سائنسی اصول کے تحت اب غامدی صاحب اسی قرآن اور سنت سے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ اسلام میں نہ چہرے کا پردہ ہے نہ سر پر دوپٹہ مسلمان عورت جس مرد سے چاہے شادی کرے اس کی مرضی ہے آزادانہ اختلاط میں بس فاصلہ رکھا جائے۔ لواطت ایک فطری طریقہ ہے..........سوال یہ ہے کہ قرآن حکیم کے مطالب و معنی چند سال پہلے کچھ اور کیوں تھے امریکہ پر حملے کے بعد ان معنیٰ میں اس قدر وسعت، آزادی، روشن خیالی کیوں پیدا ہو گئی؟ ۱۹۸۰ء سے لیکر ۲۰۰۶ء تک غامدی صاحب کی تین سو تقاریر کے کیسٹ اور بے شمار مضامین سے عجیب و غریب افکار نکلتے ہیں مثلاً قرآن مجید، سنت ثابتہ، حدیث، وحی، عقل سائنس سب کا سرچشمہ ایک ہے لہٰذا ان سب میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں فلسفہ بھی بیان کیا گیا ہے رسول کی قوم نے دنیا کو فلسفہ اور سائنس کا درس دیا۔ حضورؐ کو معجزات عطا نہیں کئے گئے دین کے بنیادی حقائق الحکمۃ کہلاتے ہیں حضور کی ذاتی تمدنی زندگی کی پیروی کرنے سے تمدن و ترقی کی گاڑی رک جائے گی تراویح کا نقصان یہ ہے کہ قرآن کا معنوی پہلو نظر انداز ہو جاتا ہے، رسول اللہ کے لباس کی پیروی میں کوئی اجر و ثواب نہیں قرآن حکیم و سنت کی کوئی بات قیامت تک سائنس کے خلاف نہیں ہو سکتی، تمام فقہی مباحث دین سے متنفر کرنے کا طریقہ ہیں، سنت کو جاننے کے لئے حدیث کے علم کی ضرورت نہیں حدیث صرف اہل علم کی فنی ضرورت ہے۔ دنیا کے تمام فلسفیوں کی عظیم اکثریت آج تک توحید کی قائل ہے منکرین توحید فلاسفہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں، عقل انسان کی رہنما ہے مرد بیوی کے ذاتی معاملے میں کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتا منّٰی میں جمرات پر کنکریاں زوال آفتاب سے پہلے ماری جا سکتی ہیں بیوی خاوند سے طلاق لینا چاہے تو وجہ بتانا ضروری نہیں۔ عالم اسلام میں ایک بھی ایسا عالم نہیں جو وضو کے فقہی مسائل پر عبور رکھتا ہو، نماز میں صرف فرض و نفل ہوتے ہیں واجب اور سنت نہیں، زکوٰۃ لازمی ٹیکس ہے جو حکومت کے جائز اخراجات پورے کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ فوج حکمرانوں و سرکاری ملازمین کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ادا کی جا سکتی ہیں ڈاکٹر انجینئر سرکاری ملازم اپنی تنخواہ پر دس فی صد کے حساب سے ہر ماہ زکوٰۃ دیں کیونکہ یہ آمدنی پیداوار کے تحت آتی ہے گھر پلازہ کے کرائے پر اور تاجر حضرات روزانہ آمدنی پر دس فی صد زکوٰۃ ادا کریں، تکے کباب ریسٹورنٹ والے بڑے کاروباری ادارے بھی روزانہ آمدنی پر ۵ فیصد یا ۱۰ فیصد زکوٰۃ ادا کریں۔

صنعت تنخواہ اور کرائے پر حکومت سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کے بجائے دس فیصد زکوٰۃ لگا دے۔ دنیا ایک گاؤں بن چکی ہے لہٰذا پوری دنیا کے مسلمان رمضان اور عید کا ایک ہی دن اہتمام کریں۔ تمام صحابہ سنت پر کاملاً متفق تھے لیکن تمام صحابہ سنت پر کاربند نہ تھے البتہ ان کی ایک کثیر تعداد سنت پر کاربند تھی۔

غامدی صاحب کے ان افکار و دیگر خیالات کے ناقدانہ جائزے پر مشتمل خصوصی اشاعت کا ساحل عنقریب اہتمام کر رہا ہے۔ اس موقع پر ساحل اپنی روایت کے مطابق جناب جاوید غامدی صاحب کی خدمت میں چند سو استفسارات بھی پیش کرے گا۔ تاکہ ان کا موقف ان کے اپنے الفاظ میں ساحل کے قارئین کے سامنے آ سکے اور یہ شمارہ یک طرفہ نقطہ نظر کا اظہار بن کر نہ رہ جائے چونکہ غامدی صاحب کا فکر مسلسل ارتقاء پذیر رہا ہے لہٰذا ان کے ارتقاء کے اصولوں کا محاکمہ ارتقاء کے بارے میں ان کا تحریری موقف معلوم ہونے پر پیش کیا جائے گا غامدی صاحب ۱۹۷۸ء سے ۲۰۰۶ء تک جن تقاریر اور مضامین سے رجوع کر چکے ہیں اس کی فہرست بھی غامدی صاحب کے جواب کی روشنی میں قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی غامدی صاحب کے رسالوں، اعلام، اشراق، رینے ساں اور ان کی عربی تحریروں کے تنقیدی مطالعات بھی پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔